نماز فجر یا عصر کی سنتیں توڑ دیں تو کب پڑھی جائیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13021

تاریخ اجراء: 18 ربیع الاول 1445 ھ / 05 اکتوبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز فجر یا عصر کی سنتیں اگر توڑ دیں یا فاسد ہو گئیں، تو کیا وقت باقی ہونے کی صورت میں فرض پڑھنے سے پہلے یا فرض پڑھنے کے بعد اسی وقت پڑھ سکتے ہیں؟ دونوں صورتوں کا حکم بیان فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز فجر یا عصر کی سنتیں اگر توڑ دی جائیں یا فاسد ہو جائیں، دونوں ہی صورتوں میں ان کی قضا کرنا واجب ہے، لہذا فرض سے پہلے ہی اگر ان کی قضا کرلی جائے تو وہ سنتیں ادا ہو جائیں گی۔ البتہ فرض پڑھ لینے کے بعد ان سنتوں کی قضا کرنا شرعاً جائز نہیں کہ یہ قضا نماز واجب لغیرہ ہے جو ایک اعتبار سے نفل کے حکم سے ملحق ہے۔ اور نمازِ فجر و عصر کے بعد کسی بھی قسم کی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ان سنتوں کی قضا ایسے وقت میں پڑھی جائے گی جس میں نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔ مثلاً عصر کی سنتیں کسی وجہ سے نیت باندھ کر توڑ دیں پھر عصر کا مکروہ وقت شروع ہو گیا، اب صرف فرض پڑھے گا۔ یہ سنتیں اگرچہ نیت باندھنے کی وجہ سے واجب ہو گئی تھیں ان کی قضا غیر مکروہ وقت میں کی جائے گی۔

نفل نماز شروع کرکے توڑ دینے سے قضا واجب ہو جاتی ہے جیسا کہ ہدایہ میں ہے: ”ومن دخل في صلاة التطوع أوفي صوم التطوع ثم أفسده قضاه۔“ یعنی جس نے نفل نماز یا روزہ شروع کرکے توڑ دیا تو اس پر قضا لازم ہے۔ (ہدایہ مع الفتح القدیر، کتاب الصوم، فصل کان مریضا الخ، ج02، ص360، مطبوعہ بیروت)

سنتیں شروع کرکے وقت میں ادا کرلیں تو وہ ادا ہوں گی جیسا کہ رد المحتار میں منقول ہے: ”لو شرع فیھا ثم قطعھا ثم اداھا کانت سنۃ وزادت وصف الوجوب بالقطع۔ نہر عن عقد الفرائد۔“ یعنی سنتیں شروع

کر کے توڑ دیں پھر انہیں وقت ہی میں ادا کر لیا تو وہ سنت ادا ہو گی، مگر توڑ دینے کے سبب وجوب کا وصف زائد ہو گا۔(یہ مسئلہ)"نہر" میں "عقد الفرائد" سے منقول ہے۔(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 561، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "سنت کی منت مانی اور پڑھی سنت ادا ہو گئی۔ یوہیں **اگر شروع کر کے توڑ دی پھر پڑھی جب بھی سنت ادا ہو گئی۔**" (بہارِ شریعت، ج 01، ص 666، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فجر و عصر کی سنتیں فاسد ہو گئیں تو ان کی قضا فرض کے بعد جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: "لو أفسد سنة الفجر ثم قضاها بعد صلاة الفجر لم يجزه كذا في محيط السرخسي" یعنی فجر کی سنتیں فاسد کر دیں پھر فجر کی نماز کے بعد قضا کی، تو یہ عمل جائز نہیں، جیسا کہ محیط سرخسی میں ہے۔(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الأول في المواقيت، ج 01، ص 53، مطبوعہ پشاور)

فجر اور عصر کے بعد واجب لغیرہ نماز پڑھنا جائز نہیں کہ یہ نفل ہی کے حکم میں ہے۔ جیسا کہ تبیین الحقائق میں وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "**كل ما كان واجبا لغيره** كالمنذور وركعتي الطواف **والذي شرع فيه، ثم أفسده ملحق بالنفل حتى لا يصليها في هذين الوقتين**؛ لأن وجوبها بسبب من جهته فلا يخرج من أن يكون نفلا في حق الوقت" یعنی ہر واجب لغیرہ جیسے منت مانی ہوئی نماز، طواف کی دو رکعتیں، وہ نفل نماز جسے شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، یہ سب نفل سے ملحق ہے، حتی کہ یہ نمازیں دو اوقات (بعد طلوعِ فجر و بعد نمازِ عصر) نہیں پڑھ سکتے کیونکہ ان (نوافل) کا وجوب بندے کی طرف سے ہے لہذا یہ نمازیں وقت کے اعتبار سے نفل ہی شمار ہوں گی۔(تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 87، مطبوعہ ملتان)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "**(وكره نفل)** قصداً ولو تحية المسجد (وكل ما كان واجباً)--- (لغيره) وهو ما يتوقف وجوبه على فعله (كمنذور وركعتي طواف وسجدتي سهو **والذي شرع فيه)--- (ثم افسده و) لو سنة الفجر (بعد صلاة فجر) صلاة (عصر)**" ترجمہ: بعد فجر و عصر قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگرچہ تحیۃ المسجد ہو، یونہی ہر واجب لغیرہ یعنی وہ نماز جس کا وجوب بندے کے فعل پر موقوف ہو، جیسے منت، طواف کی رکعتیں، سجدہ سہو اور ایسی نفل نماز جسے شروع کر کے فاسد کر دیا ہو، اگرچہ سنت فجر ہو، (پڑھنا مکروہ ہے)۔(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الصلوۃ، ج 02، ص 44، مطبوعہ پشاور)

فاسد سنتیں واجب لغیرہ کے حکم میں ہیں ان سنتوں کی قضا غیر مکروہ وقت میں ادا کی جائے گی۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں نقل ہے:”واعلم أن الأوقات المكروهة نوعان: الأول الشروق والاستواء والغروب۔ والثاني مابين الفجر والشمس، ومابين صلاة العصر إلى الاصفرار۔۔۔ والنوع الثاني ينعقد فيه جميع الصلوات التي ذكرناها من غير كراهة، إلا النفل **والواجب لغيره فإنه ينعقد مع الكراهة، فيجب القطع والقضاء في وقت غير مكروه**“یعنی تم جان لو کہ مکروہ وقت دو قسموں کے ہیں۔ پہلی قسم میں سورج کے طلوع اور استواء اور غروب ہونے کا وقت داخل ہے۔ دوسری قسم نمازِ فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد سے سورج طلوع ہونے کا درمیانی وقت اور نمازِ عصر کے فرض ادا کرنے کے بعد سے سورج کے زرد ہونے تک۔۔۔۔۔ پس دوسری قسم کے مکروہ وقت میں مذکورہ تمام نمازیں (فرض اور وتر کی قضا وغیرہ) بغیر کراہت کے منعقد ہو جاتی ہیں البتہ نفل اور واجب لغیرہ نمازیں کراہت کے ساتھ منعقد ہوتی ہیں، لہذا ان نمازوں کو توڑنا اور غیرِ مکروہ وقت میں ان کی قضا کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج02، ص42، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

نہر الفائق میں ہے:”أما المنذور في الوقت المكروه فيصح وكذا النفل بدليل وجوب القضاء بقطعه إلا أنه يجب قطعه **وقضاؤه في وقت غير مكروه** في ظاهر الرواية“یعنی مکروہ اوقات میں منت والے نفل پڑھنا درست ہے یونہی نفل پڑھنا بھی درست ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نفل توڑنے پر قضا واجب ہے مگر ظاہر الروایہ کے مطابق اس وقت شروع کر دی تو نماز کو توڑنا اور غیر مکروہ وقت میں اس کی قضا کرنا واجب ہے۔ (النہر الفائق، کتاب الصلاۃ، ج01، ص165، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”طلوع سے پہلے (سنتِ فجر) قضا کرنے میں فرض فجر کے بعد نوافل کا پڑھنا ہے اور یہ جائز نہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج07، ص425، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ”فرض سے پیشتر سنت فجر شروع کر کے فاسد کر دی تھی اور اب فرض کے بعد اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے، یہ بھی جائز نہیں۔۔۔۔ نمازِ عصر سے آفتاب زرد ہونے تک نفل منع ہے، نفل نماز شروع کر کے توڑ دی تھی اس کی قضا بھی اس وقت میں منع ہے اور پڑھ لی تو ناکافی ہے، قضا اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوئی۔“ (بہارِ شریعت، ج01، ص456، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net